



تحفة

المحبين

قصائد فارسی و عربی وارد و کمر

در تبریک و تهنیت و لادت

باسعادت حضرت خاتمه

النبيين سيد المرسلين

وشفيع المذنبين ورحمة العالمين

در انجمن مقدس وفاق ایرانیان

دکن صانها الله عن

الفتن

خوانده شده

checked  
1987

بسیار استقامت حاج شیخ اندرزقی  
بزرگوار طبع ارادت کرده

اقبال دکن  
خطبہ



# بسم الله الرحمن الرحيم

قصیده فارسی طبع از حاجی فتح الله یزدی المتخلص بمفتون

مدرس فارسی گورنمنٹ ہائے سکول ہارڈنگھاٹ نائب مدیر

و محاسب انجمن مقدس وفاق

## قصیدہ

خورشید چہ درخا و عیان باطلت پیکر آن	شد روی کیسان زرقشا از صنیع خورتا خاور آن
شد روی گیتی از صفا بچوں ل اہل صفا	گستر چون ہزار و فاقہ شعی بعالم زرقشان
من باد و صبر بخ و الم در گوش منسوب غم	افتادہ کاہد دریم دلدار کی لاغرمیسان
یازموشک حقیقت صد خر بودش در سخن	در زندگائی باطن ہم بکشتہ سخن و خوش بیان
بروئی شازنجبین انگندہ زلف غبرین	یاماہ باعترب قرین بنمودہ آن پستہ دامن
گفتم مددی ماہ رووی سر و قد مشک مو	خلقت از اچو بدگو حوری تو انسان یار جان
خندید و گفت آن بانگ سخن و جور نہ ملک	فی ماہ راج فلک بل لبری شیریں زبان
چہ بود تو را کانیان نمکین شستہ در کنجی حزمین	ایہ دیوں بر بندہ پیمین نمکین شستن خستہ جان
بگذاشت ایدون غم دور غم و برنج و الم	شادی بخود و آن مستغنم از لطف خلاق جهان

شد عید مولود نبی بادشش فدایم ای  
مولود پاک مصطفی آن شافع روز جزا  
راه شیا طین بسته شد بهما به شکسته شد  
شاهت و شاهان بر دوش حین و ملا یک چاکر کش  
اشفیج الذنوب سر حلق اهل یقین  
شمس حقیقت جلوه گرد این لباس آمد دگر  
از و رادم تا کنون هر روز خود آمد برون  
عیسی و هم موی خود و هم طور و هم سینا خود او  
که طالبان روی بد کن ترانی گوی بد  
ذات تو را سر علین نشسته کس جز بواجب حسن  
چید که هستی بر دوش خالقان جبین قیصرش  
غیر کش و حب فلک از رخا و وصف شکن  
هستند بدست خدا و رای تاج انسا  
استاد جبریل امین بن تم خیر المومنین  
ای صاحب بن سید نبی سبب توحید جمیع  
بنگر گویی بطنین از بهر نفع و نیستی  
اسلام در غم مبتلا گرد و راه تیر خدا  
یقین است کان یغفر و مریکف افام شکر  
بس حیات او ویر شد که از مسلم چیر شد

کان عرش پیا در شبی برتر شد از کتب بیان  
امروز آمد بر طایر خلق ارض و آسمان  
ایوان کسری خسته شد چون گشت شاه ماعبان  
علقه بگوش بود زش یکسر همه سنجیدان  
مقصود العالین از خلقت کون و مکان  
تا هر دنی بد گمر گرد و نهان خفاش سان  
گای چو بچی خود و خون بد سلیمان زمان  
توسین دادنی خود و گای بد بس گای بدن  
که جلوه گرد کوی بد که با کلیم اندر بیان  
در هر زمانی هر من بعد از خدای مستعان  
از جان کنیز پاک کش با جمله ت مشهران  
فرض است حبش در ز من بر خلق از خورد و کلان  
آن واجب مکن ناواقف بر اسرار نهان  
سر حلقه اهل یقین مولای کل مومنان  
پیا گئی با باین بر ماشای شه مستعان  
در هر طرف اندر ز من گردید با هم همزمان  
از جور و ظلم شهادتی برون از زبان  
گیر و بد فعل اهل شر سازد جهانرا گلستان  
هر پیره رو بدیش شد از غیبت حقان زمان

بنیدالهی چشم من در این جهان این زمین  
 کز آب آن تیغ دودم اسلام یک شد چون  
 از شرق و غرب روم و چین اندر زیر نگین  
 شاه امرامه دکن مفتون خود را شاد کن  
 صد شکر کز لطف خدا حاصل مرا شد مدعا  
 ایرانیان را انجمنش در دکن ز اهل فطن  
 میسر دادم از غذا کاین قوم نیک با وفا  
 یارب بخشش بادین بن عم خیر المرسلین  
 حقه حد از با بر ابراهیم کن نیک تو  
 تا گل همی رود ز گل تا هر چال آید ز دل  
 اعدایان با صد تعب و زوشان ز تاب و

زین جمع نیک با و فایز انجمن باشد بها  
 تا اید از حکم خدا شاهنشاه آخر زمان

نتیج افکار سید الجلیل عالم الفاضل آقا سید بهایت الله الشومری

الجزایری متخلص به رضوان

من المبلغ عنی نخودی سلمو  
 اعتبار باب القی جبریل سلمو  
 سلام عبد الله مولاه مستلم  
 احجاره بنحوه من الخیر المستلم

باب له من إله العرش رفعته  
باب النبي الذي مرآجه لسا ط  
محمد صاحب التبليغ خاتمه  
من داس بالنعل واد في فحل بها  
اصل الوجود وعين الجود نبعة  
حلمة ارضعته وهي مرضعته  
ملايك ايدته في الرضاع بها  
فشاها قد تمت شولا نجما  
اثار ميلاده الافاق قاطبة  
وشق إيوان كسوفك مبحرة  
صبحان من خالق اسراك قدرته  
تبارك الله فرد ليس شانيه  
وكيف امدح من قال الاله  
من عبدة الصمد الموجود من قدم  
يا نفس لا تغفل من فضل رحمة  
يا رحمة الله فارحم عبدا ملجأ  
تالله ما رقت مسرعة اناله  
عليه مع اللات الانبار دامة  
وانجحه باليه تونر شمعته المسم

والعرش في فرشته تدوس بالقدم  
القرب من ربه في اقرب القسم  
والصامد الاول المستر في القدم  
ولم يكن فيه الا بارئ النسم  
ومن تقي بحجر المجد والكرم  
بدي النبوة بالالهاء كالحلم  
اعتاضت اللبن للدهن في الغنم  
فاعتضوا ولادها في الشاة بالغنم  
منه انطفأ نار بيت النار للعجم  
الى القيامة باق غير منهدم  
ليلا الى المسجد الاقصى من الحرم  
في حادث الدهر موجود من القدم  
بانه من عظيم الخلق في العظم  
نفس الوجود فلم يسجد على صنم  
فانه رحمة الله على الامم  
بباب جود لنا رجومك من كرم  
فكيف موثق جبل غير منقصه  
الى القيامة صلى خالق القلم  
الره الياسافي الرضا من السقم

گفتار جناب ابیہ ابیہ آقا میراث علی خراسانی متخلص بہ وارث

## قصیدہ

بلے وہ نہیں خلق میں حسین بنیاد ہے . انیثب میلاد بول دوسرا ہے

### مطلع شانی

بالائے زمین نور خدا جلوہ نما ہے

جو ناز کرے ارض یتہ تو بجا ہے

آتی ہے پھر زہرا کی صدا پر خ سے سپہم

مجرے ہی کئے جاؤں اب تک تو بجا ہے

کیا قدر شب قدر کی اس بات کے آگے

یہ رات ہے وہ رات کہ جو عیش فرا ہے

باعث یہی خلقت کے ہیں دیکھو کہ خدا نے

لولاک لما شان میں خالق نے کہا ہے

## قطعہ

کیا مدح کروں بادشہ کون و مکان کی

اللہ نے بھائی انھیں ہی رسا دیا ہے

ہے دفتر فرخندہ لقب فاطمہ زہرا

زود مجھی خدمت سہمی اہل وفا ہے



کوئین کے مختار ہیں مولا کے نواسے  
 ہے ایک جین اک حسن سبز قبا ہے  
 سردار ہیں دونوں یہ جو نال جان کے  
 معبود نے حاکم انھیں جنت کا کیا ہے  
 بختے گا خدا اس کو جسے بخشیں گے حضرت  
 مقرب جو انکا ہے وہ مردود خدا ہے  
 جزوی کوئی بات نہیں منہ سے نکلتی  
 انکا ہے وہ احکام جو احکام خدا ہے

## قطعہ

ہر ایک پیمر سے ہیں یہ رتبہ میں افضل  
 ادنیٰ سی ہے یہ بات مگر غور کی جا ہے  
 اللہ نے قرآن میں ایک ایک نبی کا  
 عیسیٰ کہیں موسیٰ کہیں یہ نام لیا ہے  
 کیا حفظ مراتب ہے پیمر کا ہمارے  
 ان کو کہیں طہ کہیں لیں کہا ہے  
 ملتے ہیں جو ہنس ہنس کے گل مومن و نیکار  
 اک غلفہ صل علی صل علی ہے  
 کیا ماح کف خاک کرے نور خدا کی  
 اللہ نے وصف انکا کیا تو نہیں لکھا ہے

اور دوسرا یہ کہ نواب مارالمہم ہٹا کی منشا گاہ میں مقدمہ کے واقعات کا اخفا کر کے اپنے مفید حکم نافذ کرالینا۔ یہ امور ایسے ہیں کہ خود مستاجر مذکور اسے انکار نہیں کر سکتے۔ اور یہ تمام کارروائیاں شمرکہ مثل میں۔ اور ایک امر غور طلب یہ ہے کہ مستاجر مذکور نے شروع کی درخواست میں بال مسرقہ والدہ کا اٹھو کہ ہونا ظاہر کیا ہے۔ اور پھر یہ بیان کرتا ہے کہ والدہ کے اوس صندوق میں جو اس کے بچہ نزار رویوں کا مال نامبرودہ کا ماسوائے اپنے دوسرے بہائون کے تھا۔ یہ دوسرے بہائون میں مرزا کاظم علیخان ہی شریک ہیں۔

اول تو مال مسرقہ کی قیمت چار لاکھ ساٹھ ہزار رویوں کی بتلایا پھر بعد اسی مال کی قیمت چھ لاکھ اچھتر ہزار رویوں کا بتلایا سمجھ کیا کسی نے کہ دروغ گو را حافظہ بنا شد

(ملاحظہ ہو یہ شیخ الف)

مستاجر مذکور سے کوئی یہ دریافت کرے کہ مال کے مسرقہ جانکی کیفیت آنکو کیسے معلوم ہوئی تو یہ بھی جواب دیکھا کہ ڈیڑھ روائی کی زبانی مجھے معلوم ہوا۔ کہ ڈیڑھ روائی کو کیونکر معلوم ہوا تو انھیں ہر کیا جانے لگا کہ اوسکو گھر کے چوکر یوں سے معلوم ہوا غرض تین درجن کے بعد کہیں اب اونگھنے سے ہوشیار ہوئے۔ اور ہوشیار ہوتے ہی نہ سمجھا نہ سمجھنا نہ آؤ دیکھنا نہ تاؤ دیکھا جھٹ سے درخواست لیکر ادھر بیٹ پکڑ لیکر روم مارے ہوئے تو قوالی میں پہنچے اور چھینے پکارنے لگے کہ یا رورورور وورور وورور میں لٹ گیا میری اماں جان کا مال میرے بھائی صاحب نے چورایا بموجب ایک دکھنی مثل کے کہ مٹھو میان مرگئے۔ مٹھو میان کیسے مرگئے نہیں معلوم۔ ارے کس نے کہا۔ فلا نے کہا اور فلا نے کو کس نے کہا۔ فلا نے کہا۔ آخر ہوتے ہوتے نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے جن جن سے سنا تھا مثل اون کے ہم نے بھی غل چا دیا۔ ہمیں کیا معلوم کہ کیا ہوا۔

اور لطف یہ کہ مستاجر مذکور نے اسی شنی سنائی پر اشتہارات دیئے اور بہائی کو ملزم

بھی ہمارا ہوا۔ اور پھر کار میں درخواست نامی کہ میرا مال مرزا کاظم علی فروخت کر رہیں  
 اور میرا نقصان ہو رہا ہے خدا را میسر ہو کر دے۔ اگر کوئی پوچھے کہ مال کیسے فروخت ہوا۔  
 کس کے ہفت سو روخت ہوا۔ اور کتنا فروخت ہوا۔ اور کہاں فروخت ہوا اور فروخت  
 ہر نیکانہ کیسے کیا ہے۔ تو بس اس کا جواب ہی وہی ہے کہ مشہو میان مرگئے۔  
 اب تک متاجر مذکور کی متضاد و خواستوں کی بنیاد پر جو کچھ ہوا کو تو الی میں اس وقت  
 وجود ہے۔ اور مثل متعلقہ میں متاجر مذکور کے پیش کردہ ساختہ پر واختہ گواہوں کے  
 جو کچھ کہ انہماکات لئے گئے ہیں ایک دو سر کے مخالف و متضاد ہیں۔ کوئی تو کہتا ہے  
 کہ صندوق تین آدمی ادھار کر لگئے۔ در کوئی کہتا ہے کہ صرف دو آدمی صندوق  
 لئے گئے یہ نہیں معلوم کہ سب ادھار کر لگئے یا ہاتھوں پر اور کوئی یہ کہتا ہے کہ صندوق ایک  
 ہی آدمی لے گیا۔ دبا لیتا۔ گواہان مذکور میں چند آدمی اس بیان میں بھی متفق ہیں  
 کہ جب کاظم علی اگر وادہ صاحبہ سے پوچھے کہ زور کا صندوق کہاں ہے یا مرزا فاضل علی  
 جو را لگئے تو وادہ نے جواب دیا کہ حجرہ میں ہے اور گنجیان اپنے پاس سے ان کے ساتھ  
 پہنکا کر لگیا کہ اب نہ کوئی دیکھ لو۔ گواہان مذکور نے صندوق مذکور کا جو عرض کیا  
 بیان کیا ہے اس نے ایک ہاتھ دھیرہ ہاتھ زور ایک فٹ عرض ہے۔ اور اس وقت اس میں  
 صندوق میں میں ہزار گناں موجود ہے۔ بقدر گنجائش یہ مال اوسمیں ہے پس  
 کوئی جو قذاسے بیرون شخص ہی اس بات کو باور نہ کرے گا کہ خیمہ لاکھ پتیر ہزار کا  
 مال جس میں چاس جوڑا نو ریب و نو ریب دھنسیاں و کچرہ وغیرہ کے ہوں اور  
 علاوہ اسکے دیگر۔ مثلاً دھنسیاں، کچرہ، مات، کمرے، قریب یا چوبندہ کے  
 ہوا اس پر صندوق میں کچھ ہوا اس کا کہ ہے۔ جو اثراں اور موتی وغیرہ  
 تو ٹری حلقہ سے رکھے جاتے ہیں کچھ کپڑے ہنیں جو ٹولس، ٹولس کر رکھیں یا  
 لکڑیاں مہین جوتے، دہر رکھیں متاجر مذکور کا یہ اصرار وہ تمام مال مسروقہ

شریف بس لائے ہیں ہوا سوئے دنیا <sup>مقطعہ</sup> یہ حال بدلنے چو گستاخیں کہا ہے  
 شاخوں نے سلامی کے لئے سر ہیں جھکاؤ  
 ہے وجہ کہ ایک ایک شجر جھوم رہا ہے  
 ہے شوق میں وادہ کی طرف دیدہ رنگس  
 سہزے نے بھی ہر طرف فرش کیا ہے  
 سرسبز ہوں سب دوست معاذ تیری پامال  
 ہر شاخ پہ پھیل شیدا کی صدا ہے  
 سنکر خیر آمد سلطان رسالت  
 زرغون نے مٹھی میں بچھا ور لویا ہے  
 سلطان الواعزم کی اد ہے جانیں  
 تاعرش برین دین کے دیکھنے کی صدا ہے  
 کچھ خوف نہیں قبر کا اور شر کا و آسٹ  
 ہم اوس کے ہیں ملج جو محبوب خدا ہے

## غزل (از مفتون)

پای چوای صنم نہی از سر ناز بر زمین	فی نہمت بجاو پاروی نیاز بر زمین
پای زند بکفر و دین یکسرہ دیر و کعبہ را	انکہ کویت اور دروئی نیاز بر زمین
خیل ملک آسمان خاصہ کند سوی تو	ہر اجابت عادت در از بر زمین
کفر بکیش عاشقان نبود اگر سبکت گین	سمیہ طاعت آورد نزد آیا بر زمین

نیست فقر و کسبم انده و شادی بدلی  
زنگه بجای برین بود شیب فراز بر زمین  
رو بختی خویشتن کن نابرانست زغم  
چندی معیشتی در تنگ و تاز بر زمین

## اَبِضًا

هر که را قبله چو من طاق دو ابروی تو بود  
زده یاد و حرم را لبس کوی تو بود  
کاش که اهل نظر را بگی دل هدف  
بیر جانسوز کمان خانه ابروی تو بود  
مهر ماه عیان داشت همی بد رو هلال  
زره نورش اگر از رخ نیکوئی تو بود  
پای سرست نهادم بچمن از پی سیر  
بروی اندر چمن ارچون قد و بجوی تو بود  
مشک یک خطه چین خاصه نهان در هراتار  
در خم طره پر چین سمن بوی تو بود  
عاقلان را همه از جان شده بودی محمود  
دل دیوانه که در سلسله موی تو بود  
پای کیسر زده بر جوری و غلمان مفتون  
خواهشش چون زخمداروی چینی تو بود

